الأصول والقواعد

للفقه الإسلامي

فقہ اسلامی کے ۴۱۳/اصول وقواعد، ان کا سلیس وشستہ اردو ترجمہ، مسائل جدیدہ سے
ان کی تطبیق اور ضروری تشریحات وتوضیحات کا قابل اعتماد واستناد مجموعہ

مصنف

مفتی محمد جعفر ملی رحمانی

صدر دار الافتاء

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

نام تصنیف : **الأصول والقواعد للفقه الإسلامي**

نام مصنف : مفتی محمد جعفر ملی رحمانی

کمپیوٹر کتابت وترتیب: مولوی کلیم اللہ اشاعتی/عبدالمتین اشاعتی کانڑگاؤں

تعداد صفحات : ۳۰۸

طبعِ سوم : ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰۱۴ء

تعداد : ۱۱۰۰

قیمت :

باہتمام : ابوحمزہ وستانوی

(ملنے کے پتے)

(۱) دار الافتاء، جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

(۲) مکتبہ السلام، جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا

(۳) مفتی محمد جعفر صاحب ملی رحمانی

موبائل:09423944002

فون:02567-252002

القواعد الفقهية

مثال: جب حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث روایت فرمائی کہ: ''مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً فَلْيَتَوَضَّأْ'' ''جو شخص جنازہ کو کندھا دے اس کو چاہیے کہ وضو کر لے''، تو حضرت عبداللہ ابن عباس نے ان سے عرض کیا: ابو ہریرہ! یہ تو بتلاؤ کہ اگر ہم میں سے کوئی شخص خشک لکڑیاں اٹھائے تو کیا اس پر وضو لازم ہوگا؟''، اسی لئے ہمارے نزدیک حامل جنازہ پر وضو کرنا لازم نہیں ہے۔ (نورالانوار: ص/۱۸۲)

قاعدہ(۲۵۹): ﴿لا تَصِحُّ التَّسْمِيَةُ فِيْ شَيءٍ مِّنَ الْعُقُوْدِ مَعَ جِهَالَةٍ﴾

ترجمہ: جہالت کے ساتھ کسی چیز کا تسمیہ عقود میں معتبر نہیں۔

(شرح السیرالکبیر: ۶/۵، باب الموادعة، قواعد الفقه: ص ۱۰۵، القاعدة: ۲۴۷)

مثال ۱: مسلمانوں نے حربیوں سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ حربی ہر سال سو کپڑے یا سو جانور مسلمانوں کو دیں گے تو یہ صلح فاسد ہوگی، کیوں کہ کپڑوں کی جنس الگ الگ ہوتی ہے، اسی طرح دابہ (جانور) کا اطلاق حقیقتاً اسی شئی پر ہوتا ہے، جو زمین پر چلتی ہے اور حکماً اس کا اطلاق گھوڑوں، خچروں اور گدھوں پر ہوتا ہے، لہٰذا یہ صلح معتبر نہیں ہوگی۔

مثال ۲: اگر کوئی شخص نکاح کے وقت یوں کہے: میں نے تجھ سے نکاح کیا حیوان کے بدلہ اور حیوان کی جنس بیان نہیں کی تو یہ تسمیہ جائز نہ ہوگا، اور اس پر مہر مثل واجب ہوگا۔

أما إذا لم يسم الجنس بأن يتزوجها على دابة لا تجوز الستمية ويجب مهر المثل .

(هدايه: ۳۵۲/۲، كتاب النكاح، باب المهر، مكتبه بلال ديوبند)

قاعدہ(۲۶۰): ﴿لا حُجَّةَ مَعَ إِحْتِمَالِ النَاشِي عَنْ دَلِيْلٍ﴾

ترجمہ: دلیل سے پیدا ہونے والے احتمال کی موجودگی میں کوئی شئی حجت نہیں ہے۔

(درر الحكام: ۷۳/۱، المادة: ۷۳، قواعد الفقه: ص ۱۰۵، رقم القاعدة: ۲۴۹، القواعد الفقهية: ص ۳۷۷، شرح القواعد: ص ۳۶۱، جمهرة القواعد: القاعدة: ۱۸۴۲، القواعد الكلية: ص ۱۵۶)

مثال: اگر مورث مرض الموت میں اپنے کسی وارث کے لئے قرض کا اقرار کرے تو اس کا یہ اقرار درست نہیں، جب تک کہ باقی ورثاء اس کی تصدیق نہ کریں، کیوں کہ اس اقرار سے دیگر تمام وارثوں کو

اِرث سے محروم کرنے کا احتمال مع الدلیل موجود ہے اور وہ دلیل مورث کا مرض الموت میں ہونا ہے، ہاں! اگر کسی وارث کے لئے دَین کا اقرار، صحت وتندرستی کی حالت میں ہو تو یہ اقرار جائز ہے، اگر چہ یہاں بھی دیگر وارثوں کو اِرث سے محروم کرنے کا احتمال موجود ہے، لیکن یہ احتمال، احتمالِ محض ہے، کسی دلیل کی طرف منسوب نہیں ہے، اور اس طرح کا احتمال صرف ایک وہم ہے، جو اقرار کے حجت بننے سے مانع نہیں ہے۔

قاعدہ(۲۶۱): ﴿لا حُجَّةَ مَعَ التَّنَاقُضِ لٰكِنْ لا يَخْتَلُّ مَعَهُ حُكْمُ الْحَاكِمِ﴾

ترجمہ: تناقض کے ساتھ کوئی حجت نہیں ہے، لیکن اس تناقض سے حکمِ حاکم مختل نہیں ہوگا۔

(درر الحکام: ۱/ ۷۹، رقم المادة: ۸۰، جمهرة القواعد الفقهية: ۲/ ۸۸۰، رقم المادة: ۱۸۴۳، قواعد الفقه: ص ۱۰۶، رقم القاعدة: ۲۵۰، شرح القواعد: ص ۴۰۵)

مثال: کسی مقدمہ میں شاہدین اپنی گواہی سے رجوع کرلیں تو ان کی شہادت حجت باقی نہیں رہے گی، مگر قاضی نے ان کی شہادت کی بنیاد پر جو فیصلہ کیا تھا وہ خلل پذیر نہیں ہوگا، البتہ شاہدین محکوم بہ کے ضامن ہوں گے، مثلاً قاضی نے ان دونوں کی شہادت کے سبب زید کے لئے عمرو پر ہزار درہم واجب کئے تھے، اور شاہدین نے رجوع کرلیا، تو اس سے عمرو کا ہزار درہم کا نقصان ہوا، ان ہزار درہم کا ضمان شاہدوں پر واجب ہوگا، اور زید سے وہ ہزار درہم واپس نہیں لیے جائیں گے جو قاضی کے فیصلے کی بنیاد پر اسے حاصل ہوئے۔

وضاحت: مثالِ مذکور میں ہزار درہم محکوم بہ ہے، زید محکوم ہے اور عمرو محکوم علیہ۔ فتدبر

قاعدہ(۲۶۲): ﴿لا حَرَامَ مَعَ ضَرُوْرَةٍ وَلا وَاجِبَ مَعَ التَّعَذُّرِ وَالاسْتِحَالَةِ﴾

ترجمہ: بوقتِ ضرورت حرام، حرام نہیں رہتا، اور بوقتِ تعذر واجب، واجب نہیں رہتا۔

(موسوعة القواعد الفقهية: ۹/ ۳۹)

مثال: ماکولات ومشروبات میں جتنی چیزیں حرام ہیں، بوقتِ ضرورتِ شرعیہ، بقدرِ ضرورت ان کا تناول حلال ومباح ہوتا ہے۔